بسلسلۂ مجلس اشاعۃ العلوم نمبر ۱

تعلموا العلم وعلموہ الناس

العمل المغفور
فی
زیارۃ القبور

مسئلۂ زیارت قبور، ایام زیارت، اور آداب زیارت پر

ایک مفید و عام تبصرہ

از

حضرت امام الوقت بحر العلوم جناب مولانا قیام الدین

محمد عبد الباری رحمۃ اللہ علیہ

بفرمائش مولانا عظیم الدین اشرف صاحب آنریری مجسٹریٹ بارہ بنکی

باہتمام سعید الرحمن قدوائی مہتمم مطبع

مطبع اشاعۃ العلوم فرنگی محل لکھنؤ میں چھپا

بار اول ۱۰۰۰ محرم الحرام سنہ ۱۳۲۵ھ قیمت

العمل المغفور
فی
زیارۃ القبور

مسئلۂ زیارت قبور، ایام زیارت، اور آداب زیارت پر
ایک مفید و عام تبصرہ

از

حضرت امام الوقت بحر العلوم جناب مولانا قیام الدین
محمد عبد الباری رحمۃ اللہ علیہ

مرسلہ مولانا عظیم الدین اشرف صاحب غزیری مجسٹریٹ بارہ بنکی

باہتمام سعید الرحمٰن قدوائی مہتمم مطبع
مطبع اشاعۃ العلوم فرنگی محل لکھنؤ میں چھپا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

جاننا چاہیے کہ قبر اس جگہ کو کہتے ہین جہان انسان دفن ہوا ور اُسکی جمع قبور ہے اور مقبرہ بفتح المیم وضم البا ہے جمال الدین ابن مالک نے کہا اسکو کسرہ با کو ہے اور اسیکو جوہری نے بھی لکھا ہے اور صاحب المحکم نے کہا ہے کہ مقبرہ موضع قبور کو کہتے ہین ابن السکیت نے کہا ہے۔ اقبرتہ ای صیرت لہ قبرا یدفن فیہا اور لکھا ہے ثم اماتہ فاقبرہ ای جعلہ ممن یقبر ولم یجعلہ ممن یلقی بین الکلاب والقبر مما اکرم بہ بنو آدم مغرب مین ہے قبر المیت دفنہ قبرا من باب

طلب وضرب وصيرة فاقبروا امر بان يقبر والقا برالدافن بيده والمقبرهو الله تعالى والقبر واحد والمقبر بضم الباء موضع القبر والفتح والمقبر بالفتح لاغير والمقابر جمع لها وهو المقبري

شرع مين زيارت قبور کرنیکے احکام مختلف ہین کفار کی قبر کی زیارت کرنا مطلقا ناجائز ہے اور عام مسلمانون کی قبرونکی زیارت کرنا اور صالحین اور انبیا کے قبور پر حاضر ہونا مردون کو مستحب ہے اور بعضون کے نزدیک سنت ہو لیکن اصحاب ظواہر واجب کہتے ہین مگر قول صحیح ہمارے نزدیک یہ ہو کہ مستحب ہی جیسا کہ آگے کی عبارات کتب سے صراحتا معلوم ہوجائے گا اور عورتون کے لیے زیارت کرنا قبور کا اسمین بھی اختلاف کیا گیا ہے بعض نے کہا ہو کہ انکے لیے زیارت کرنا مباح ہے بعض کہتے ہین کہ جائز نہین ہے مطلقا کسی حال مین کیون نہو اور بعضون نے کہا ہے کہ حرام ہے جبکہ خوف فتنہ کا ہو اور بعض کہتے ہین کہ مکروہ ہے اور یہی قول نزدیک حنفیہ اور شافعیہ کے مفتی بہ ہے لیکن علمانے تصریح کردی ہو کہ مکروہ تنزیہی ہے جیسا کہ تفصیلا آگے اسکی بحث مین لکھا جائیگا۔

کفار کی قبرونکی زیارت

قال اللہ تعالی ولا تصل علی احد منھم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ
انھم کفروا باللہ ورسولہ ترجمہ نماز نہ کر دیا انمین سے ایک بھی
مرے اُسپر کبھی اور نہ کھڑا ہو قبر پر اُسکی تحقیق کفر کیا اُنھون نے اللہ اور
اُسکے رسول کے ساتھ اس سے معلوم ہوا کہ نماز پڑھنا جنازہ پر کفار کے
اور اُنکی قبرون پر کھڑا ہونا واسطے دعای مغفرت کے ناجائز ہے
کفار عام ہین خواہ اہل کتاب ہون یا مشرک قال اللہ تعالی وما کان
للنبی والذین آمنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربی
من بعدما تبین لھم انھم اصحاب الجحیم فرمایا اللہ جلشانہ نے
اور نہین پہونچتا ہے نبی کو اور اُنکو جو ایمان لائے ہین یہ کہ استغفار
کرین واسطے اُن لوگون کے جنھون نے شرک کیا اگرچہ ہون وہ
صاحب قرابت بعد اسکے کہ ظاہر ہوگیا مومنین کو کہ وہ دوزخ والے ہین"
نص قرآنی اسقدر کافی ہے احادیث وغیرہ کا ذکر یہان ضروری نہین ہے

زیارت کرنا عام اہل اسلام کے قبور کا مردونکو

کتاب اللہ سے عدم زیارت کرنا مسلمانون کے قبور کا نہ حرام ثابت

ہوتا ہے اور نہ جواز پر کوئی آیت دال ہے البتہ زیارت قبر شریف
جناب سرور کائنات علیہ التحیۃ والصلوات کے جواز کو اکثر علما نے آیات
سے ثابت کیا ہے اور اُسکو مین بھی اس بحث مین لکھونگا مگر چونکہ
کوئی تفصیل حرمت کی نہین ہوئی ہے لہذا اگر آیت قرآن قد
فصل لکم ما حرم علیکم سے جواز ثابت کیا جائے تو کوئی بعید نہین ہے
معنے یہ ہین کہ تحقیق تفصیل کر دی یعنے صاف بیان کر دیا اللہ
جلشانہ نے تم لوگون کے لیے اُسکو جو حرام کیا تم پر خواہ قرآن شریف
مین خواہ احادیث مین بیان حرمت کا ہو گیا قرآن شریف
سے تو کمین ظاہر نہین لیکن حدیث سے تو حالت ثابت ہوتی ہی
جیسا کہ ابھی ظاہر ہوا جاتا ہے رہے وہ احادیث جو حرمت کے وارد
ہوے ہین تو وہ ایسے مین جیسے اوائل اسلام مین بعض چیزین
حرام کیگئین تھین جنھین عام نظرون مین شبہ حرمت کا ہوتا تھا
جیسے شراب کے پینے کیلیے جو برتن بنائے جاتے تھے پہلے حرام
کر دیے گئے تھے جب تو خوف شراب نوشی کا جاتا رہا تو حلال ہو گئے
کیونکہ جو کوئی اُسمین کوئی شے علاوہ شراب کے بھی استعمال

کرتا تو شبہہ ہوتا کہ شاید یہ شراب پی رہا ہے اسیطرح اسمین ایک قسم کا شبہ ہوتا تھا کہ شاید جیسے کفار یہود اور نصاری اپنے اپنے قبور کو عبادت گاہ بنالیتے تھے ویسے ہی مسلمان بھی بناتے ہین اسکے استیصال کیلیے مطلقا ناجائز کردیا گیا تھا جیسا کہ آگے کے احادیث سے ظاہر ہوجائے گا بعض علمانے باوجود احادیث جواز کے وارد ہونے کے بھی زیارت قبور مین جو کلام کیا ہے تو وہ اسوجہ سے کہ انکو وہ احادیث شاید کہ نہ پہونچے ہون جیسا کہ سبکی لکھتے ہین

وقد رأیت فی مصنف ابن ابی شیبۃ عن الشعبی قال لولا ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہی عن زیارۃ القبور لزرت قبر ابنتی وهذا ان صح یحمل علی ان الشعبی لم یبلغہ الناسخ مع ان الشعبی لم یصرح بقولہ ومثل هذا لا یقدح وکذلک رأیت فیہ عن ابراهیم قال کانوا یکرهون زیارۃ القبور و هذا لم یثبت عندنا ولم یبین ابراهیم الکراهۃ ممن ولا کیف هی فقد یکون محمولۃ علی نوع من الزیارۃ مکروه ولم اجد شیئا یمکن ان یتعلق بہ الخصم غیر هذین الاثرین ومثلهما لا یعارض

الاحادیث الصریحۃ الصحیحۃ والسنن المستقیمۃ المعلومۃ من سیر الصحابۃ والتابعین ومن بعدھم بل لو صح عن الشعبی والنخعی التصریح بالکراھۃ لکان ذلک من الاقوال الشاذۃ التی لا یجوز اتباعھا والتعویل علیھا فانا نقطع ونتحقق من الشریعۃ بجواز زیارۃ القبور للرجال انتھی کلامہ لکھتے ہین علامہ سبکی اور تحقیق کہ دیکھا مین نے مصنف ابن ابی شیبہ مین شعبی سے مروی ہے کہ کہا اُنھین شعبی نے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ منع کیا ہوتا زیارت قبور سے تو مین ضرور زیارت کرتا اپنے لڑکی کی قبر کی تو یہ قول اگر صحیح مان لیا جاوے تو اسپر حمل کیا جائیگا کہ شعبی کو نہ پہونچا ہو ناسخ اُسکا علاوہ اسکے تحقیق کہ شعبی نے تصریح نہین کی اپنے قول سے اور مثل اسکا قادح نہین ہوتا ہے اور ایسا ہی دیکھا مین نے مصنف ابن ابی شیبہ مین مروی ابراھیم سے کہا ابراھیم نے کہ مکروہ سمجھتے تھے زیارت قبور کو اور یہ ہمارے یہان نہین ثابت ہوا اور نہین بیان کیا ابراھیم نخعی نے کہ وہ کون لوگ تھے جنھون نے مکروہ سمجھا ہیں کیونکر محمول ہوگی یہ کراہت اُس قسم پر جو مکروہ ہے

زیارت قبور سے اور نہین پائی مین نے کوئی چیز جو مفید ہو مقابل کو سوای ان رد
اثرون کے اور مثل اسکا معارضہ نہین کرتا اُن احادیث سے جو
صریح ہین اور صحیح ہین اور انکی سند معتمد اور معلوم ہے سیر صحابہ سے اور
تابعین سے اور جو اُنکے بعد کے ہین بلکہ اگر صحیح ہوجاے شعبی اور نخعی
سے کراہت تو ضروری ہے کہ ہوا قوال شاذ سے کہ نہین جائز ہے
اتباع کرنا اُنکا پس تحقیق کہ جنے متقن کردیا اور تحقیق کردیا شریعت
سے جواز زیارۃ قبور مردون کے لیے اس سے معلوم
ہوگیا کہ جتنے احادیث وارد ہوے وہ منسوخ ہین
اُنکا نسخ کردیا ہے اُن احادیث نے جو جواز ثابت کرتی ہین اور
جتنے اقوال علما کے عدم جواز مین ہین وہ بھی قابل عمل نہین ہین
اب وہ احادیث لکھتا ہون جنمین خود تصریح فرمائی گئی ہے ناسخیت جواز کی
اور منسوخیت عدم جواز کی علامۂ عمدۃ السخاوی نے لکھا ہے کتاب
تحفۃ الاحباب مین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم زار القبور
واذن فی زیارتھا بعد نھیہ عن ذلک وقال زوروا القبور
فانھا تذکرۃ الآخرۃ یعنی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے زیارت کی

قبور کی اور فرمایا کہ زیارت کرو قبور کی اسلیے کہ وہ یاد دلاتی ہین
آخرت کی بعد اُسکے منع کرنے سے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ احادیث
ممانعت کے بھی وارد ہوے ہین مگر بسبب منسوخیت کے واجب العمل
نہین ہین علامہ سبکی کہتے ہین قال صلی اللہ علیہ وسلم زوروا
القبور فانھا تذکرکم الاخرۃ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے زیارت کرو قبور کی کیونکہ وہ تمکو آخرت یاد دلاتی ہین وقال
الحافظ ابوموسی الاصبہانی فی کتاب آداب زیارۃ القبور
ورد الامر بزیارۃ القبور من حدیث بریدۃ وانس وعلی
وابن عباس وابن مسعود وابی ہریرۃ وعائشۃ وابی بن کعب وابی
ذر رضی اللہ عنہم انتھی کلامہ کہا حافظ ابوموسی اصبہانی نے اپنی
کتاب آداب زیارۃ القبور مین امر زیارت قبور کا وارد ہوا ہے
حدیث سے حضرت بریدہؓ اور حضرت انس بن مالکؓ اور حضرت
علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالے
عنہما سے اور حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابی ہریرہ
رضی اللہ تعالی عنہما اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا اور

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابی ذر غفاری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تمام ہو گیا کلام اصحاب کا علامہ سخاوی
نقل کرتے ہیں ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم زار قبر امہ
وزار قبر عثمان بن مظعون کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
زیارت کی اپنی والدہ کی قبر کی اور زیارت کی عثمان بن مظعون
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر کی وقال البیہقی روی عنہ صلی اللہ
علیہ وسلم انہ زار قبر امہ فبکی وابکی من حولہ ثم قال واستاذنت
ان ازور قبرھا فاذن لی فزوروا القبور فانہا تذکرکم
الموت رواہ مسلم روایت کی گئی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
کہ زیارت کی آپ نے اپنی والدہ کے قبر کی پس روئے اور رلایا
اپنے پاس والوں کو پھر فرمایا کہ اجازت طلب کی میں نے اپنے پروردگار
سے کہ زیارت کروں میں اپنی ماں کی قبر کی پس اجازت دی
پروردگار نے مجھکو پس زیارت کرو تم قبور کی پس تحقیق کہ وہ
یاد دلاتی ہیں تمکو موت روایت کیا ہے اسکو مسلم نے کتاب
تحفۃ الاحباب و بغیۃ الطلاب میں سے قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نہیتکم عن زیارۃ القبور ولکن زوروھا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا مین نے تمکو زیارت
قبور سے لیکن زیارت کرو انکی یعنے اب وہ حکم منسوخ ہوگیا حافظ
ابوعمر بن عبدالبر نے استذکار مین ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے
نقل کیا ہے عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ خرج
الی المقبر فقال السلام علیکم دار قوم مومنین وانا ان شاء اللہ
تعالی بکم لاحقون الخ ونسال اللہ لنا ولکم العافیۃ روایت کرتے
ہین حضرت ابی ہریرہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ
تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک مقبرہ مین ہوا تو کہا آپنے
السلام علیکم سے آخر تک الی کلام عرب مین بنایا گیا ہے انتہا سے
نہایت کیواسطے جس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
خروج مقبر جانے ہی کی غرض سے ہوا تھا اور اسکو ابوعمر بن عبدالبر
نے اور علامہ سخاوی نے لکھا ہے اور کہا ابوعمر بن عبدالبر نے
کہ سنت ہے جانا زیارت قبور کیلیے مردونکو اور ابن عبدالبر نے
بسند صحیح نقل کیا ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے

مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالقبور بالمدینۃ فقال السلام علیکم الخ
گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی قبرون کے پاس تو فرمایا السلام علیکم
آخر حدیث تک اور صحیح مسلم مین ہے انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخرج
من آخر اللیل الی البقیع فیقول السلام علیکم الحدیث تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلتے تھے آخر رات مین تاکہ جائین بقیع مین اور
کہتے تھے السلام علیکم حدیث تک اور ابن ابی شیبہ سے مروی ہے ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یاتی قبور شہداء باحد سنۃ
راس کل حول فیقول السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جاتے ہر سال کے شروع مین شہدائے
احد کے قبور پر اور فرماتے سلامتی ہو تم پر بسبب اُسکے جو تم نے صبر کیا پس اچھا گھر ہے
آخرت لیکن اجماع سب کا قائم ہو گیا ہے کہ مردکے واسطے زیارت قبور
مستحسن ہے جیسا کہ لکھتے ہین ابو عمر بن عبد البر ھذا الحکم ثابت
بالاجماع یہ حکم ثابت ہے اجماع سے علامہ عمدۃ الصحابہ لکھتے
ہین ان من الدلیل علی استحباب زیارۃ القبور الاجماع
فی حق الرجال کہ تحقیق اُن دلیلون سے جو دلالت کرتی ہین

استحباب پر زیارت قبور کے اجماع ہے حق مین مردون کے قال العبدری والنووی ھو قول العلماء کافۃ کما عبدری اور نووی نے یہ قول کل علما کا ہے ونیز درمختار مین ہے وبزیارۃ القبور ولو للنساء لحدیث کنت نہیتکم ویقول السلام علیکم اور زیارت قبور اگرچہ عورتون کے واسطے ہو جائز ہے بسبب حدیث کنت نہیتکم ویقول السلام علیکم الی آخرہ اور احادیث مین قوی تر قسم متواتر ہے جسکو ثابت کیا ہے علما نے مثل ابن حجر وغیرہ کے کہ اسکا وجود ہے اور وہ علم یقینی کا فائدہ دیتی ہے چنانچہ جلال سیوطی لکھتے ہین کہ انھون نے ایک کتاب الازہار المتناثرہ لکھی ہے جسمین انھون نے اس حدیث کو کنت نہیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا کو کتاب المتناثرہ مین لکھا ہے روایت کیا ہے اسکو مسلم نے حضرت سے اور احمد نے ابو سعید وعلی سے اور طبرانی نے ام سلمہ اور زید بن خطاب سے اور ابن عباس وثوبان سے اور روایت کیا ہے بزار نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رد المحتار مین ہے ہاں عنقریب

اسی بزیارۃ القبور بل تندب کما فی البحر عن المجتبی یعنی کچھ حرج نہین ہے زیارت قبور مین بلکہ مستحسن ہے جیساکہ بحر الرائق مین ہے مجتبی سے نقل کرکے ایسا ہی ابو سعود نے حاشیہ ملا مسکین مین لکھا ہے لا باس بزیارۃ القبور ولو للنساء علی الاصح لحدیث کنت نھیتکم الخ کچھ حرج نہین ہے زیارت قبور کرنا اگرچہ عورتون کے لیے کیون نہو اصح مذہب پر بسبب حدیث کنت نھیتکم کے اور کہا علامہ مجتہد تقی الدین سبکی نے قال السبکی اما زیارۃ القبور فنقل الاجماع علی استحباب زیارۃ القبور للرجال کہا سبکی نے لیکن سب قبور کی زیارت کرنا پس محمول ہے اجماع اس پر کہ مردون کے واسطے مستحب ہے اما الاجماع فقد حکاہ عن القاضی عیاض علی ما سبق فی الباب الرابع واعلم ان العلماء مجمعون علی انہ یستحب للرجال زیارۃ القبور بل قال بعض الظاہریۃ بوجوبہا للحدیث المذکور لیکن اجماع توجیساکہ قاضی عیاض نے باب رابع مین یہ لکھا ہی کہ جاننا چاہیے کہ تحقیق علما نے اجماع کیا اوپر استحباب کے

مردون کے حق مین یہان تک کہ بعض ظاہریہ تو مردونکے لیے
زیارت قبور کے وجوب کے قائل ہوگئے بسبب حدیث
مذکور کے وقال السبکی وممن حکی اجماع المسلمین علی الاستحباب
ابوزکریا النووی رحمہ اللہ تعالی اور کہا سبکی نے جن لوگون نے
زیارت قبور کے استحباب پر اجماع کیا ہے اُن میں سے ابوزکریا نووی بھی
یہ ہین وہ احادیث اور ارشادات علما کے جو اس سلسلہ مین
معتبر کتب سے جمع کیے گئے ہین۔

بحث زیارت قبور کا عورتونکو

لیکن عورتون کو زیارت کرنا قبور کا اسمین کئی مذہب ہین اکثر
حنفیہ کے نزدیک یہ ہے کہ جائز ہے اگر خوف فتنہ کا نہو ورنہ مکروہ ہے
مطلقا جیسا کہ درمختار کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے ولو للنساء
اگرچہ ہو واسطے عورتون کے بھی جائز ہے اور ابوسعود نے لکھا ہے
علی الاصح ولو للنساء مذہب اصح یہی ہے کہ جائز ہے اگرچہ
عورتون کیلیے کیون نہو ردالمحتار مین ہے تحت قول ولو للنساء
قیل تحرم علیہن والاصح انہا رخصة ثابتة انتہی یعنے قول

و لو للنساء سے کہا گیا ہے کہ حرام ہے زیارت کرنا قبور کا اور
عورتون کے اور مذہب اصح یہ ہی کہ رخصت ثابت ہے اُنکے لیے
ان کان ذلک لتجدید الحزن والبکاء فلا تجوز رملی کہتے ہین کہ
اگر پھر سے رنج کرنے اور رونے کیلیے ہے تو نہین جائز ہے فلو کان
للاعتبار والتبرک بزیارۃ قبور الصالحین فلا باس اگر ہو
واسطے عبرت پکڑنے کے اور برکت حاصل کرنے قبور صالحین سے
تو کچھ حرج نہین نتہٰی کہا صاحب رد المحتار نے یہی توفیق اچھی ہے اس سے
ثابت ہوا کہ اگر خوف فتنہ کا نہو تو عورتونکے لیے جائز ہے اگر خوف ہو تو مکروہ
ہے جیسا کہ رملی لکھتے ہین ویکرہ اذا کن شواب کحضور الجماعۃ
فی المسجد اور مکروہ سمجھا گیا ہے جب کہ عورتین جوان ہون
جیسے جماعت کیلیے مسجد مین آنا لیکن جو احادیث نہی کے وارد
ہوگئے ہین اُن سے مراد وہ حالت ہے کہ جبکہ خوف ہو رونے
دھونے کا جیسا کہ وہ عادت ہے عورتون کی رملی کہتے ہین
ان کان ذلک لتجدید الحزن والبکاء فلا یجوز وعلیہ حمل
حدیث لعن اللہ زائرات القبور اگر ہو یہ سبب نیا کرنے رنج کے

اور رونے کے تو نہیں جائز ہے اور اسپر محمول ہے حدیث لعنت
کرتا ہے اللہ اُن عورتون پر جو قبور کی زیارت کرتی ہین اور
بعض مطلقا کراہت کے قائل ہین جیسا کہ اکثر شافعیہ کا یہی مذہب ہے
علامہ سبکی لکھتے ہین فی مذھبنا اشہرھا انھا مکروھۃ جزم بہ الشیخ
ابو حامد والمطیع المحاھلی وابن الصباح والجرجان ونصر
المقدسی وابن ابی عصرون وغیرھم مشہور ہمارے مذہب
مین مکروہ ہے جیسا کہ یقین کیا اُسپر ابو حامد اور محاہلی اور ابن
الصباح اور جرجانی اور نصر مقدسی اور ابن عصرون وغیرہ نے
وقال الرافعی ان الاکثرین لم یذکروا سواہ کہا امام رافعی نے تحقیق
کہ اکثر لوگون نے نہین ذکر کیا سوای کراہت کے وقال النووی
قطع بہ الجمہور وصرح بانھا کراھۃ تنزیھیۃ اور کہا نووی
نے اسکو یقین کیا جمہور نے اور تصریح کی اسکی کہ وہ کراہت تنزیہی ہے
اور اصل وجہ اختلاف کی زیارت قبور مین درمیان مرد و
عورت کے یہ ہے کہ مرد کو بوجہ قدرت ضبط پر اختیار رہتا ہے
کہ نہ روئے اور نہ جزع وفزع کرے بخلاف عورت کے کیونکہ اُسکو

قوت ضبط کی کم ہوتی ہے چنانچہ اسی مضمون کو شامی لکھتے ہین
وفرق بین الرجال والنساء ان الرجل معہ من الضبط
والقوۃ بحیث لا یبکی ولا یجزع بخلاف المرأۃ" اور بعض
کہتے ہین جائز نہین ہے جیسا کہ عینی لکھتے ہین انہا لا تجوز
قالہ صاحب المذہب وصاحب البیان یعنی زیارت قبور
عورتون کیلیے نہین جائز ہے قائل ہوے اسکے صاحب مذہب
اور صاحب بیان" اور بعض کہتے ہین کہ مباح ہے جیسا کہ لکھا
عینی نے جائز لا تستحب ولا یکرہ بل یباح قالہ الرویانی
کہ تحقیق نہ مستحب ہے نہ مکروہ ہے بلکہ مباح ہے اور بعض کہتے ہین
اگر خوف رونے پیٹنے کا ہو تو حرام ہے ورنہ مکروہ ہے دلیل
اُن لوگون کی جو حرام کہتے ہین قول صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ
زوارات القبور رواہ الترمذی من حدیث ابی ہریرۃ
وقال حسن صحیح ورواہ ابن ماجۃ من حدیث حسان
بن ثابت لعنت کرتا ہے اللہ اُن عورتون پر جو زیارت کرتی ہین قبور کی
روایت کیا اسکو ترمذی نے حدیث ابی ہریرہ سے اور کہا کہ

محدثین کی نہین مراد لی جا سکتی کیونکہ محدث اجل ترمذی نے
حسن صحیح لکھا ہے اور دوسری حدیث جس سے جواز ثابت
کرتے ہین وہ ہے جو مروی ہے صحیح بخاری مین ان النبی صلی
الله علیه وسلم رای امرأة تبکی عند قبر فقال اتقی الله یا
امة الله واصبری ولا نہاہا ولم ینہ علیہا الخ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے دیکھا ایک عورت کو کہ ایک قبر کے نزدیک رو رہی
ہی فرمایا کہ ڈر خدا سے اے خدا کی باندی اور صبر کر اور نہین
انکار کیا قبر کے پاس بیٹھنے سے یعنے اسکی ممانعت نہین فرمائی
اسکو ہذا لکھا ہے عمدة السخاوی نے اور لکھا ہے علامہ سبکی نے
وهنا قوله صلے الله علیه وسلم للمرأة التی راٰها عند قبر تبکی
اتقی الله واصبری ولم ینهها عن الزیارة وهو استدلال
صحیح اُن دلیلون سے جنہین مجوزین پیش کرتے ہین ایک قول
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے واسطے اُس عورت کے جو
قبر کے پاس رو رہی تھی ڈر تو اللہ سے اے لونڈی اللہ کی
اور صبر کر اور منع کیا زیارت کرنے کو قبر کی اور یہ استدلال

صحیح ہے اور تیسری وہ حدیث ہے کہ جس سے جواز عورتون کیلیے ثابت
ہوتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے حضرت
عائشہ نے آنحضرتؐ سے دریافت کیا کہ مین قبور پہ جاؤن تو کیا
کہون آپنے فرمایا کہ کہا کرو السلام علے اہل الدیار من المومنین
تو اگر عورتون کے لیے زیارت قبور حرام ہوتی تو آپ منع فرماتے
جانے سے نہ کہ آداب کی تعلیم فرمائی جیسا کہ شفاء الاسقام میں ہے
و منہا قول عائشۃ رضی اللہ عنہا کیف اقول یا رسول اللہ
قال قولی السلام علی اهل الدیار من المومنین الخ یعنی جو
مجوزین پیش کرتے ہین قول حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہے
کہا کیا کہون یا رسول اللہ فرمایا کہو تم السلام علے اہل الدیار
المومنین اور جواز کی دلیل یہ بھی ہے کہ آنحضرتؐ کے وفات
کے بعد بھی حضرت عائشہ اپنے حجرہ مین تشریف لیجایا کرتی تھین جو
شے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب تک حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ دفن ہوے تھے بے حجاب جایا کرتی تھین
اور بعد دفن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے باحجاب جایا کرتی تھین

چنانچہ اس امر کیطرف حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے اشارہ کیا ہے قالت عائشہ کنت ادخل بیتی الذی فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ مین برابر جایا کرتی تھی اپنے اُس گھر مین کہ جسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دفن ہوے تھے۔

بحث اوقات زیارت مین

ہر سال کے گذرنے پر ایک مرتبہ زیارت قبور کرنا سنت ہے اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شروع سال مین شہدا کی زیارت کو جایا کرتے تھے جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا ہے۔

نیز ہر ہفتہ مین ایک مرتبہ زیارت کرنا مستحب ہے مفتاح المغفور مین لکھا ہے الفصل الاول فی زیارة القبور فی کل اسبوع مستحب پہلی فصل زیارت کرنے مین قبرونکی ہے ہر ایک ہفتہ مین زیارت کرنا مستحب ہے اور بہترین دن زیارت کرنے کا جمعہ کا دن ہے کہ اسمین اکثر احادیث وارد ہوے ہین چنانچہ مطالب المومنین مین ہے من زار قبر والدیہ او احدھما

فی کل جمعة غفر له وکتب بارا یعنے جو شخص زیارت کریگا
اپنے والدین کے قبر کی یا ایک کی ان دونون مین سے ہر جمعہ
مین تو بخشدیا جائیگا اور نیکی کرنے والا لکھدیا جائیگا مطلب یہ ہی
کہ اگر والدین مین سے دونون فوت ہو گئے ہین اور اُنکی قبرین
ایسی جگہ واقع ہین جہان ہر جمعہ کو جا سکتا ہے تو دونون کی
قبر پر جانے سے جزا مذکور مرتب ہے اور اگر ایک اُنمین سے
نہین مرا ہے یا کافر تھا یا قبر اُسکی دور ہے تو ایک ہی کی
زیارت کافی ہے اور خزانۃ الجلالیہ مین لکھا ہے وینبغی
للولد ان یزور قبر ابویہ یوم الجمعة یقرء عندهما
وعند احدهما یٰس یغفر بکل آیة او بکل حرف منها انتهی
سزاوار ہے ہر لڑکے کو کہ اپنے والدین کی قبر کی زیارت
ہر جمعہ کو کرے اور پڑھنا چاہیئے دونون کی قبر کے پاس یا
ایک کی قبر کے پاس سورۂ یٰس کو تو بخشدیا جائیگا ہر آیت کے
عوض مین یا راوی کہتا ہے کہ ہر حرف کے عوض مین اس
سورت کے مغفرۃ الغفور مین ہے عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

انہ قال یا بنی اذھب کل جمعۃ الی المقبرۃ وتقصد بھم
برھم ان تنوی بہ وصول الثواب لھم ھکذا فی الملتقط
الفقہ انتھی مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے
اے میرے لڑکے ہر جمعہ کو مقبرہ جایا کرو اور ارادہ رکھا کرو
مردونکو نیکی پہونچانے کا یعنے قصد کرو زیارت کرنے سے ایصال
ثواب کا اُن مردون کو ایسا ہی ملتقط فقہ مین ہے افضل
ایام زیارت سے دوشنبہ جمعہ سے ہے اور ہفتہ کا روز اور
جمعرات جیسا کہ شرح لباب مین ہے ان الافضل یوم الجمعۃ
والسبت والاثنین والخمیس ملا علی قاری لکھتے ہین کہ
بتحقیق افضل ہے زیارت کرنا جمعہ کے دن اور شنبہ کو
اور دوشنبہ اور پنجشنبہ کو او مغفرۃ الغفور مین ہے و
افضل ایامہا یوم الاثنین والخمیس والجمعۃ والسبت
انتھی یعنے افضل دن زیارت کرنیکے دوشنبہ اور پنجشنبہ
اور جمعہ اور ہفتہ ہین لیکن جمعہ کے دن افضل ہے کہ بعد
نماز جمعہ کے زیارت کرے اور شنبہ کے روز قبل طلوع شمس کے

اور پنجشنبہ کو بعضے کہتے ہین اول دن مین اور بعضے کہتے ہین
آخر دن مین زیارت کرے جیسا کہ خزانۃ الروایۃ
مین ہے ان الزیارۃ یوم الجمعۃ بعد الصلوۃ احسن
و یوم السبت الی طلوع الشمس و یوم الخمیس فی
اول النہار وقیل فی آخر النہار یعنے زیارت کرنا جمعہ
کے دن بعد نماز کے اچھا ہے اور شنبہ کے روز آفتاب کے
نکلنے تک اور پنجشنبہ کو اول دن مین اور کہا گیا ہے کہ
آخر دن مین انکی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ پنجشنبہ
کے دن مین قول قوی یہی ہے کہ شروع دن مین زیارت
کیجائے اسلیے کہ انھون نے اسکو مقدم کیا ہے اور دوسرے پر
کلمہ تمریض کا ذکر کیا ہے اور صاحب مناسک سے مروی ہے
کہ الزیارۃ یوم الجمعۃ بعد الصلوۃ حسن لانہ جاء فی
الحدیث ان اھل القبور یزورون ربھم فی کل جمعۃ
مرۃ و ذلک قبل ان ینصرف الامام من الصلوۃ
یعنے زیارت کرنا جمعہ کے دن اچھا ہے اسلیے کہ حدیث شریف

مین آیا ہے کہ اہل قبور خدا کا دیدار کرتے ہین ہر جمعہ مین
ایک مرتبہ اور یہ دیدار قبل اسکے ہوتا ہے کہ امام نماز
سے فراغت پاکر پھرے اور مغفرۃ الغفور مین ہے والسبت
الی طلوع الشمس وقیل یوم الخمیس من نصف النہار
اور ہفتہ کے دن آفتاب کے طلوع ہونے تک اور کہا گیا ہے
کہ پنجشنبہ کے روز نصف النہار سے اسنے بھی اس قول کو
مجہول کے صیغہ سے ذکر کیا ہے جسکا اکثر استعمال مذہب
ضعیف مین ہوتا ہے رہا دوشنبہ کا دن تو ظاہر کتب سے
معلوم ہوتا ہے کہ ہر وقت زیارت کرنا اسمین احسن ہے
کوئی وقت اسکا دوسرے وقت سے گھٹکر نہین ہے واللہ اعلم
اسیطرح سے زیارت کرنا قبور کی شب برات مین اور آن زمانون مین
جو متبرک ہین افضل ہے جیسے عید کے دن اور بقر عید کے
دس دن اور عاشورا کے روز اور جو زمانے متبرک ہین جیسا
کہ مولانا مولوی محمد عبد الحلیم صاحب قدس سرہ لکھتے ہین
ویستحب فی ازمنۃ المتبرکۃ کعشرۃ ذی الحجۃ والعیدین

وعاشوراء وسائر المواسم کذا فی الغرائب انتھی یعنے
مستحب ہے متبرک زمانون مین زیارت قبور کرنا جیسے۔
دس دن ذی الحجہ کے اور دو دن عیدین اور عاشوراء
اور تمام موسم ایسا ہی غرائب مین ہے ایسا ہی مغفرۃ الغفور
مین ہے وکذلک اللیالی المتبرکۃ لاسیما لیلۃ البراءۃ
لما روی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان احیی لیلۃ
البراءۃ فی البقیع وفی الازمنۃ المتبرکۃ کعشر ذی الحجۃ
والعیدین وعاشوراء وسائر المواسم المتبرکۃ انتھی
ایسا ہی حکم ہے یعنے افضل ہے زیارت قبور راتون مین
جو متبرک ہین جیسے لیلۃ البراءۃ اسلیے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم بقیع مین اس رات کو جاگتے تھے اور بھی
افضل ہے زمانۂ متبرک مین جیسے ذی الحجہ کا عشرہ
اور عیدین اور عاشوراء اور تمام موسم متبرکہ"
اب ان سب عبارتون سے معلوم ہوا کہ ربیع الاول کی آٹھوین
اور بارہوین کو اور معراج کی شب کو اور اُسکے دن کو

اور رمضان مین ہر رات اور دن مین زیارت کرنا اچھا ہے واللہ اعلم۔

تمت

الحمد للہ اکہ حضرت امام الوقت جناب مولانا **عبد الباری** رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کی اشاعت کے سلسلہ مین سب سے پہلے "العمل المغفور فی زیارۃ القبور" آج شائع ہو رہی ہے حضرت اقدس کے تبحر علمی سے واقفکار جانتے ہین کہ اس "بحر العلوم" کے لیے کسی اہم سے اہم علمی مسئلہ پر قلم اٹھاتے وقت کسی جدید فکر یا کتابون پر نظر ثانی کی ضرورت نہ ہوتی تھی اور چونکہ سلسلۂ تصنیف و تحریر مسلسل و غیر منقطع تھا اسلیے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تحریرون مین مشکل سے کوئی تحریر ایسی ہوگی جسپر آپ نے نظر ثانی فرمائی ہو۔ چنانچہ یہ کتاب بھی حضرت اقدس کے ایک مسودہ کو دیکھکر چھپوائی گئی ہے گو کہ تصحیح اور حوالہ جات کی مطابقت کی امکانی کوشش کی گئی ہے لیکن بعض لفظی اغلاط کا رہ جانا یا کسی مقام پر مفہوم کا مغلق رہ جانا اغلب ہے۔

بہرحال حالات موجودہ مین اس کتاب کی اشاعت بہت زیادہ ضروری تھی خدا سے امید ہے کہ اس سے میری قوم نفع اندوز ہوگی۔

یہ کتاب اب حضرت کی علمی یادگار "اشاعۃ العلوم" کی ملکیت ہے اسلیے اشاعۃ العلوم کی آیندہ ترقی اور حضرت اقدس رح کے حلقۂ افادات کو وسیع کرنے کے لیے حضرت اقدس کے متوسلین سے امید ہے کہ اسکی اشاعت مین توجہ خاص کرینگے۔ نیز کوئی صاحب بغیر مہتمم مطبع کی اجازت کے اسکو نہ طبع کرائینگے والسلام۔

فقیر شہید انصاری
فرنگی محلی مصحح کتاب ہذا
یکم محرم ۱۳۴۰ھ